رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ | ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۳

سکولوں کی کتابیں

اردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر

رومن اُردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۲ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۲پائی و ۱ر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ۔ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴/ +

حلِ مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل ۔ ۶/ +

تحقیقِ بائبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب ۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کپتن فیبر صاحب ڈی۔ ڈی ۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم ۔ ۴/ +

ویدک نتاستکی ۔ رومن اُردو۔

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی +	
رومن اردو	قیمت	۲ پائی +	
گورمکھی	قیمت	۲ پائی +	
بچوں کی پرورش	قیمت	۱/ +	
تواریخ بائبل	قیمت	۶/ +	
حیات مسیح	قیمت	۱۲/ +	
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +	
سبد و غزلیں اُردو	قیمت	۱/ +	
گورمکھی	قیمت	۱/ +	

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاشِ حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/ ۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عورت بے مثال اُردو ۳/ ۵/ ۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ۱/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ۱/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کُتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱۰/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۴ھ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴/ +

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہندو کالج بنارس کے پرنسپل مسٹر ارنڈیل کی خبر ہے کہ شروع اپریل میں مستعفی ہو جائینگے۔

اسحق خاں پٹھان کو مسٹر وڈ صاحبہ پر حملہ کرنے کے جرم میں بارہ سال قید سخت جن میں تین ماہ قید تنہائی ہو اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔

گورنمنٹ مدراس نے ایک یوگیہ ہندوستانی کو مدراس کا پہلا پوسٹماسٹر نیت کرکے بہار نواسیوں کا گورو بڑھایا ہے۔

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے ملک نے مفت جبری تعلیم پر بہتر مضمون لکھنے کے لئے جو ایک سو روپیہ کا انعام مشتہر کیا تھا وہ فیروزپور کے وکیل لالہ رام دین بی۔اے ایل۔ایل بی نے لیا۔

ایک چودہ سالہ تامل لڑکا ٹناولی سے ٹراونکور میں پہونچا ہے جس کی دماغی قوت عجیب و غریب ہے۔ وہ مشکل سے مشکل ریاضی معمے اور مسایل ایک دو منٹ میں حل کر دیتا ہے۔ وہ بالکل ان پڑھ ہے۔ کالج کے پروفیسروں نے اُس کا امتحان لیا اور اُسکی ایسے عجیب و غریب لائق و قابل ہونے پر اسے قابلیت حساب کے سارٹفکیٹ عطا کئے ہیں۔

انگلستان کے پہاڑنے اور اُڑنے والے مسٹر گراہم گیلور نشن میں ایک ہوائی مشین پر اُڑتے ہوئے چار سو فیٹ سے گرے اور فوراً مر گئے۔

سولھویں تاریخ کو لیڈی ہیوٹ نے چرچ مسنری سوسائٹی کا سالانہ فینسی ورک کا بازار کھولا تھا۔ جس میں ایک ہزار سے زیادہ آمدنی ہوئی۔

رنگون سے خبر آئی ہے کہ ایک دریا اراوادی کا ایک سٹیمر جو سو سے اوپر مسافر لئے جا رہا تھا۔ اچانک ڈوب گیا۔ ابھی اُس کی پوری وجہ نہیں معلوم ہوئی ہے۔ لیکن اندازے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پانی کے چکر میں آ گیا تھا۔

ضلع غازیاپور میں گزرے ہفتے ۲،۰۴ موتیں طاعون سے ہوئیں۔ اعظم گڑھ میں ۱۲۰۸ اور بالیا میں ۱۳۴۷

ہندوستان اور لنکا کے درمیان کی ریلوے اگلے سال تک کھل جائے گی۔

ملک میکسیکو میں بہت بلوہ اور بغاوتیں ہو رہی ہیں اور کئی ایک باغیوں کے ہاتھوں میں ہیں۔

امریکہ کی پریذیڈنسی کا معاملہ چل رہا ہے۔ اور سابق پریذیڈنٹ روزویلٹ بھی کوشش کر رہے ہیں۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسٹر روزویلٹ ناکامیاب رہے تو پریذیڈنٹ ٹیفٹ کا زور اس قدر گھٹ جائیگا کہ اُن کو بھی کامیابی نہ ہو سکیگی۔

سال جدید کے ہندی بجٹ میں راجدھانی دہلی کے لئے سوا دو کروڑ کا خرچ شامل کیا گیا ہے۔

راجپوتانہ میں ایک چیفس یونیورسٹی قایم کرنے کی تجویز ہے۔ راجکمار کالجوں کی تکمیل تعلیم کے لئے ہے۔

یہ چیفس یونیورسٹی شہنشاہ معظم کے نام سے منسوب کرینگے۔ کنگ جارج چیفس یونیورسٹی کہلائے گی۔

حضور ویسرائے۔ والیان ریاست راجپوتانہ لے بخوشی اپنے کی رشتہ تعلیم بہ بھی منظور کرتا ہے۔

بندر بمبئی میں مخزن بارود کی کشتی اُڑ گئی و دیسی محافظ تھے سب کے سب پرخچے اُڑ گئے ہیں۔ وجہ نامعلوم کشتی میں ۴۴ من ڈینامیٹ تھی۔ وہ کشتیاں اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوئیں کہ پتہ نہ ادارد۔

بالائی نہر چناب کا افتتاح حضور ویسرائے بذات خود فرماوینگے۔ ۱۳ اپریل کو جلسہ ہوگا۔

میسور کی کانوں سے اب کے ماہ جنوری میں ۱۵۱،۶۴ اونس سونا نکلا حیدرآباد نظام سے ۱۲۸۸ اونس

صوبجات متحدہ کے ہائی سکول بجائے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے رشتہ تعلیم کے ماتحت کئے گئے ہیں۔

جنگ ٹریپولی کا سلسلہ جاری ہے تبروک میں ۱۱ مارچ کو اور لڑائی ہوئی۔ روماسے خبر آئی ہے۔

اخبار کی بہار

۲۷ فروری کو لنڈن سے تار آیا ہے کہ امریکہ میں مسٹر روزویلٹ کی اُمیدواری صدارت سے حیرت پیدا ہوگئی ہے۔ اس امر پر جمہوری اخبارات بالعموم ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُنکی نامزدگی خارج از بحث ہے گو اغلب ہے کہ مسٹر روزویلٹ پارٹیوں میں تفرقہ ڈالنے اور پریذیڈنٹ ٹیفٹ کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں +

پاگلخانوں کی سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال مختتمہ ۱۹۰۹ء تک کے اندر پاگلوں کی تعداد میں ڈیڑھ ہزار کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۰۰ء میں کل پاگلخانوں میں (۵۹۷۲) پاگل تھے لیکن ۱۹۰۹ء میں یہ تعداد (۷،۳،۷) تک پہونچ گئی۔

نہایت افسوس ہے کہ ہفتہ گزشتہ میں طاعون اموات میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا ہے اور یہ موذی مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ اس ہفتہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ صوبجات متحدہ میں سب سے زیادہ اموات یعنے ۴۱۶۴ منجملہ ۸۷۰۷ مریضوں کے واقع ہوئیں بنگال میں ۳۳۴۹ جس میں خاص شہر پٹنہ کی تعداد ۲۳ اور ضلع پٹنہ ۲۲۴ ہے بمبئی میں ۷۳۳ مدراس میں ۳۱۷ پنجاب میں ۳۰۶ جس میں سے ۷ دہلی اور ۲۰۰ قسمت دہلی میں واقع ہوئیں سرحدی میں ۱۰۰ اور ممالک متوسط میں ۱۱۴۰۹

ناظرین کو معلوم ہے کہ بمبئی کی بندرگاہ پر شہنشاہ کی سیاحت ہند کی یادگار میں ایک عالیشان عمارت بنائے جانے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس کے لئے سر جیکب سیسون نے تین لاکھ روپیہ دیا ہے۔

جاپان ٹائمز کی رائے ہے کہ گورنمنٹ نے چین کی موجودہ بدنظمی کے زمانہ میں نہایت پسندیدہ طرز عمل اختیار کی ہے۔ اور قوم کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ حکومت نہایت قابل ہاتھوں میں ہے ہم بطور پیشگوئی کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ جاپان کے اس رویہ کی قدر بدنظمی دور ہوجانے کے بعد معلوم ہوگی اور ایسے قریبی اور اقتصادی تعلقات رکھنے والی قوم سے اس سے زیادہ اور کیا دوستانہ برتاؤ کی توقع کی جاسکتی ہے۔

جزیرہ فجی میں ہندوستانی آبادکاران کی حالت حسب معمول نہایت عمدہ ہے۔ سال گزشتہ میں اُن کے ۱۳۱۸۶ پونڈ سیونگ بنک میں جمع تھے اور ۳۱۴۲۰ پونڈ اُن لوگوں نے ہندوستان میں اپنے عزیز و اقارب کو بھیجے۔ فجی میں اجارہ دار مزدوروں کے علاوہ اس وقت ایسے آزاد ہندوستانیوں کی تعداد ۲۰،۴۵۲ ہے جنہوں نے اپنی میعاد اجارہ ختم کرلی ہے اور اب وہ آزادانہ کام کرکے اپنی معاش پیدا کر رہے ہیں۔

شہنشاہ معظم نے دربار دہلی کے موقعہ پر جو تاج پہنا تھا اُس پر نو لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ لنڈن کا اخبار ٹائمس لکھتا ہے کہ یہ تاج دیگر شاہی اشیا کے ساتھ لنڈن ٹور میں رکھا جائیگا۔ اور آئندہ کے درباروں میں استعمال کیا جائیگا۔ اس تاج کا خرچ بھارت ورش کے خزانے سے دیا جائیگا۔

دہلی اور اس کے گرد نواح کا ایک مکمل نقشہ بکمل سروے تیار کر رہا ہے۔ تاکہ نئی دہلی کے لئے عمارات تجویز کرنے والے ماہروں کے کام آئے۔

کلکتہ کی تیس بنگالی لیڈیز ایک میگزین جاری کرنے والی ہیں جس کی ایڈیٹری مسز ہیم نالنی رائے نے قبول کی ہے۔ آفرین۔

مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور جام صاحب نوانگر اب کے سال ولایت جانیوالے ہیں۔

شہنشاہ ایڈورڈ میموریل فنڈ پنجاب میں ۱۲ لاکھ سے اوپر روپیہ جمع ہوچکا ہے۔

مہاراجہ صاحب نابھہ نے اپنے سورگباشی کپت کار کی یادگار میں خود اپنی ریاست میں لڑکے اور لڑکیوں کے سکول کھولینگے۔

برہمن سبھا ہوس نے سالانہ جلسے میں باتفاق رائے تجویز کیا ہے کہ صوبہ پنجاب کے عموماً تمام اضلاع میں برہمن زراعت پیشہ ہیں اور کاشتکاری پر ہی ان کی گزران ہے لیکن انتقال اراضی کے قانون میں انکا نام زراعت پیشہ قوموں کی فہرست میں درج نہیں کیا گیا اسلئے لاٹ صاحب پنجاب سے گزارش کی جائے کہ اُن کا شمار بھی زراعت پیشہ قوموں میں کیا جائے تاکہ ان کی اراضیات اور قوموں کے ہاتھ میں نہ جاویں۔

مصیبت زدہ ہندی طلبا کی امدادی کمیٹی کی رپورٹ مظہر ہے کہ انگلستان میں سترہ ہندوستانی طلبا ہیں جن میں ایک ہزار لنڈن میں ہیں۔ کمیٹی کی رائے میں کسی طالب علم کو انگلستان میں نہ آنا چاہئے۔ تاوقتیکہ اس کے والدین دس ہزار روپیہ بہم نہ پہونچا سکیں کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ خرچ ہوجاتا ہے۔ طلبا کی کثیر تعداد محنتی اور نیک چلن ہے گو بعض طلبا کا انگلستان نہ جانا ہی بہتر ہے۔

۲۹ فروری کو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے مسمی پربھو دیال لائبریرین وکلا لائبریری دہلی کو جعلسازی اور فرضی دستاویزات بنانے کے جرم میں چھ سال قید سخت اور چھ ماہ تنہائی کی سزا ہوئی۔ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

لاہور میونسپلٹی کی تقلید کرتے ہوئے ہوشیارپور کے میونسپل کمشنروں نے رنڈیوں کو بڑے بازاروں سے نکلجانیکا نوٹس دیا ہے۔ اُن کے رہنے کے لئے شہر کا ایک حصہ مقرر کردیا گیا ہے۔ شاباش

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۹

جس طرح سے جسمانی زندگی کا آغاز ہوا اور وہ کلمہ خدا سے نکلکر تمام جگہ میں رونق اور نشو و نما دینے کا سبب ہوئی ٹھیک اسی طرح سے وہ روحانی زندگی جس سے روحانی عالم رونقدار ہوتا ہے۔ اس ہی کلمہ سے نکلی جس طرح سے جسم انسانی مخلوق ہے اُسی طرح سے روح انسانی بھی مخلوق ہے۔ خدا نے جس نے اول ہی اول آدم کے جسم کے پُتلے کو بنایا۔ آدم میں روح کو بھی پھونکا اور تب لکھا ہے کہ آدم جیتی جان ہوا۔ اگرچہ انسان کی روح خالق نے نیک اور راست بنائی تھی۔ لیکن جب گناہ کے وہ آلودہ ہوگئی۔ اور اس وجہ سے وہ گناہ کی آلائش کی وجہ سے قرب الٰہی سے محروم ہوکر مستوجب سزا کے ٹھہری۔ لیکن خدا کو اس کا برباد کرنا منظور نہ تھا۔ اس لئے اُس کی بہتری اور بہبودی کے خیال سے اس گناہ آلودہ اور مردہ روحانی لاش میں از سر نو زندگی پھونکنے والا وہ ہی کلمہ موجود ہوا۔ اور اُس نے اپنی الٰہی قدرت سے مردہ روحوں میں زندگی ڈالی۔ اسبات کا مفصل بیان انجیل مقدس میں تمام و کمال پایا جاتا ہے۔ اور ناظرین اکثر ان باتوں سے ناواقف نہیں ہیں۔

اس بڑے کام کے انجام دینے کے لئے اس کلمہ خدا کو اس دنیا میں شکل انسانی میں آکر وجود انسان کو اختیار کرنا پڑا کیونکہ ضرور تھا کہ وہ ضامن کی حیثیت میں کامل انسان بنتا۔ چنانچہ اس انسانیت کے متعلق اس کی پوری تواریخ انجیل میں لکھی ہوئی ہے۔ پر اس وجود کے اختیار کرنے کی غرض صرف روحانی زندگی کی بخشش کو عطا کرنا تھا۔

ناظرین نور افشاں مشہور و معروف خادم جناب پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے اب ولایت سے نہایت افسوسناک خبر آئی ہے کہ ۱۷ ماہ فروری ۱۹۱۲ء کو اس خدا کے سرگرم اور ہر دلعزیز بندہ خدا کا انتقال ہوگیا ہے۔ نہ صرف مسیحیوں میں یہ خدا کے پیارے اور جوشیلے مشنری مشہور و معروف اور ہر دلعزیز تھے۔ بلکہ ہندو اور مسلمانوں کے دلوں میں اُنہوں نے اپنی جگہ بنائی ہوئی تھی جو اُن کو دل سے پیار کرتے تھے۔ ہم اُن کی بیماری اور موت کے مختصر حال کو اُن کی ہمشیرہ صاحبہ کے خط کے ذریعہ سے جو اُنہوں نے ہمارے بزرگ ڈاکٹر ای۔ ایم۔ ویری صاحب کے پاس بھیجا ہے بطور ضمیمہ درج اخبار کرتے ہیں۔

اظہر من الشمس ہے کہ زمانہ موجودہ حالت میں بہت کچھ پلٹا کھا رہا ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سب کچھ بدل رہا ہے کل کیا تھا اور آج کیا ہو رہا ہے؟ اور زمانے کی حالت کے ساتھ سب کچھ اپنی حالت میں بدلتا جاتا ہے۔ سب چیزوں کا رُخ ترقی پذیر ہونے کی طرف مائل ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ سب کچھ ترقی کے میدان میں گوئے سبقت لے جا رہا ہے۔ علم بڑھ رہا ہے۔ ہنر ترقی کر رہا ہے دولت افزوں ہو رہی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ایک بات میں بنی نوع انسان کی حالت بد سے بدتری کی طرف رجوع کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ حالت انسان کی گناہ کی حالت ہے۔ آگے کی نسبت گناہ زیادہ ترقی پر ہوتا جاتا ہے۔ سب قسم کے بُرے اور گھنونے اور نفرت کے لائق کام اور باتیں روئے زمین پر برستی ہوئی نظر آتی ہیں۔ عنقریب ہر ایک قوم کی روحانی حالت گرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اگر مختلف مذاہب کے لوگوں کی مذہبی حالت کا فوٹو لیا جاوے تو اُس کا نقشہ غالباً بڑا ہی اُتریگا۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عقیدوں کے پابند نہیں رہتے اور اُن کی حالت کا اندازہ اگر اُن کی مذہبی اور کسی حالت سے بلکہ حقیقی اور روحانی حالت بلحاظ اُن کے دینی اصولوں کے کیا جاوے تو یہ معلوم ہوگا کہ وہ اس معیار سے بہت گرے ہوئے ہیں اور تنزل کی طرف رُخ ہے۔ اس کا سبب شاید یہ ہے کہ زمانہ بہت کچھ عیش پسندی اور نفس پروری کی طرف مائل ہوگیا ہے اور اپنے روحانی فرائض کی طرف سے لاپرواہ اور غافل ہوتا جاتا ہے۔ جو بہت بڑی غفلت ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو ہلاکت اور بربادی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ کاشکہ جس طرح سے دنیاوی کاموں میں انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ وہ روحانی باتوں میں بھی متفکر ہوکر ترقی کی طرف مائل ہو اور خواب غفلت اور گناہ کی نیند سے بیدار ہو جاوے ورنہ یہ دنیا کی افزائش اور خوبیاں بالکل فانی اور لاحاصل ہیں۔ اور اُن سے اُس کی بھوکی روح آسودہ نہ ہوگی۔ اور اس کا انجام خوفناک ہوگا کاشکہ انسان اپنی روحانی بہتری کا خیال اپنی دنیاوی ضروریات سے زیادہ کرے تاکہ اُسکی عاقبت بخیر ہو۔

انسان کی طبیعت مذہبی باتوں کی طرف کم لگاؤ کھاتی ہے۔ اس لئے دینی اخبارات عوام کی نظروں میں کچھ وقعت نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ دینی اخباروں اور رسالوں کی اشاعت چند سیکڑوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔ مگر جس قدر دنیا کا معاملہ دین کے ضروری اور گرانقدر معاملے سے کم ہے لوگ اُس کو اُس کی قدر سے زیادہ دین پر ترجیح دیکر اپنا روحانی نقصان کرتے ہیں جو ناواقفی کی وجہ سے لوگوں کو اس دنیا میں معلوم نہیں ہوتا۔ پر جو لوگ دینیات میں زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہتے اور دین کو دنیا پر فوقیت دیتے ہیں۔ وہ جس شوق اور کوشش سے اُن کو پڑھتے ہیں۔ اس کا بیان وہ ہی کر سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو دینی پرچوں کے اوراق ردی معلوم ہوتے ہیں پر وہ دینی اخبارات کے پورے فائیل رکھتے ہیں اور اکثر اوقات اُن کو پڑھتے رہتے ہیں۔ پر جنکا مذاق نفسانی ہے وہ گندی اور تمسخر آمیز تحریرات کو پسند کرتے ہیں اور دنیا کی انجمنوں ہی میں اپنی

زندگی کو برباد کرنا پسند کرکے دین کے بڑے ضروری معاملے سے بالکل بے پرواہ رہتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہلاک ہوجاتے ہیں روح کی زندگیان ہے۔ جسکو عرفان الٰہی کہہ سکتے ہیں اور جو یہ خوراک نہیں کھاتا وہ روحانی طور پر بھوکھا اور بے بہرہ ہو کر آخرکار پچھتاویگا۔ اسلئے دینی اخبارات کے دیکھنے کا شوق زیادہ تر رکھو تاکہ دینیات سے واقفیت پیدا کرکے روحانی فیض حاصل ہو۔

جبکہ تمام قومیں گوئے سبقت لے جارہی ہیں تو کیا لازم نہیں ہے کہ دیسی عیسائی بھی قومی حیثیت میں سب کیساتھ قدم بقدم ہیں؟ پر جیسا چاہئے اب تک دیسی عیسایوں نے اس طرف اپنی توجہ کو نہیں لگایا ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو وہ اب تک دوسری قوموں سے بہت پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اس کا سبب خاصکر تو بہت کچھ اُن کی بے سروسامانی ہے۔ دستکاری کی طرف اُن کی توجہ کم ہے اور زمانہ کی رفتار صاف ظاہر کررہی ہے کہ جو قوم دستکاری نہیں سیکھیگی وہ پیچھے رہیگی وہ رفتہ رفتہ اپنی قومیت کو کھو کر ناچیز ٹھہرے گی۔ بہت ضروری ہے کہ دیسی عیسائی مختلف پیشوں میں بہتر پیشہ ور بننے کی کوشش کریں۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر عیسائی پیشوں سے نفرت کرتے ہیں تو پھر اُن کی ترقی کیونکر ہوگی؟ اور ترقی کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں وہ کیونکر برابری کا دعوےٰ کرسکیں گے؟ اسلئے ہمارے دیسی عیسایوں کو اپنی خاص توجہ کو اس طرف لگانا چاہئے۔ اور مختلف پیشوں کو فوراً اختیار کرکے ان میں ترقی کرنا اپنا فرض سمجھنا چاہئے۔ ورنہ وہ ضرور تمام قوموں سے پیچھے رہ جاوینگے۔ ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۷ مارچ ۱۹۱۲ء میں رقمطراز ہے کہ "دیسی مسیحی اب تک کمزور ہیں۔ اور مشنری صاحبان کی ہمدردی اور مدد کے حاجتمند ہیں" جو بالکل سچ ہے۔ مگر تابکے؟ مدت سے یہ حالت چلی آرہی ہے۔ اور یہی حالت رہیگی اگر وہ پیشوں کی طرف متوجہ ہوکر دوسری اقوام کی طرح سے کوشش نہ کرینگے تو وہ ضرور پیچھے رہ جاوینگے اور دوسری قومیں اُن سے آگے بڑھ جاوینگی اور وہ دیکھتے رہ جاوینگے۔

احمدی صاحبان پر ایک اعتراض کرجو اُن کی نسبت کیا جاتا ہے۔ ایسی انڈ ایکٹ طرز سے اس کا جواب ڈھونڈتے ہیں کہ جس سے جواب تو درکنار حقیقت ہی مبہم ہوجاتی ہے۔ چنانچہ شروع سے آجتک اُن کا یہی وطیرہ چلا آیا ہے۔ ۷ مارچ کے بدر میں "حضرت مرزا صاحب کا حج" کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کا عذر کیا تھا۔ اس میں کوئی لا علم شخص حج کی اثبات سمجھ سکتا ہے۔ لیکن نہیں اس میں تو حج کی نفی صریح ہے۔ اور حج نہ کرنے کا عذر مرقوم ہے۔ اور عذر بھی بڑا معقول۔ بھلا جس حال میں مرزا صاحب سے تمام اسلامی دنیا برخلاف تھی حتی کہ فتوے پر فتوے شایع ہوچکے تھے۔ اور مخالفت کی پرجوش آگ اُن کے برخلاف بھڑک چکی تھی تو پھر کس طرح سے یہ ممکن تھا کہ وہ عرب کے مسلمانوں کے روبرو حج کرنے کی خاطر منہ دکھلا سکتے تھے؟ ذیل کی تحریر مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کی وجہ ظاہر کرتی ہے۔ "گو گورنمنٹ انگلشیہ کی امن پسندی اور عدل گستری خدا کے فضل وکرم سے حضرت اقدس کے ان دشمنوں کے حملوں سے بچنے کا ایک نہایت اعلیٰ ذریعہ تھی مگر بفضل خداوندی آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو یہ درندے اُن کو پھاڑ کھاتے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب حج کے لئے سرکار انگلشیہ کی سرزمین کو چھوڑ کر باہر جاتے تو درندے یعنی مخالف مسلمان اُن کو پھاڑ کھاتے۔ عذر تو پورا ہے۔ مگر بات تو پھر وہی رہی کہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ وجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا کیا جھگڑا ہے۔ ایک عبادتی فرض میں تو کوتاہی رہی۔ خواہ وجہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ معترض کا اعتراض جیوں کا تیوں قایم ہے۔ عذر معقول نہیں۔ جان کے خطرے کا سوال حج کے لئے اگر عذر قرار دیا جاوے تو جن حاجیوں نے ناحق اس پُرخطر سفر میں اپنی بے شمار جانیں قربان کردیں۔ ایکبڑا فایدہ کا کام کیا پر اگر وہ مبارک شہید ٹھہرے تو اس کے کرنے سے دوسرا کوئی کیوں ڈرے؟

جنگ اٹلی اور ٹرکی کے متعلق ہمارے مسلمان بھائی عجیب قسم کے خیالات ظاہر کرنے لگے ہیں۔ قدیم اسلامی کتابوں سے اس کے متعلق پیشینگوئیاں ظاہر کی جاتی ہیں اور کوئی اس کو تین برس اور کوئی چھ برس کی لمبی میعاد کی لڑائی بتلاکر مہدی آخرزماں کے آنے کی انتظاری دکھلا رہا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ خیالی پلاؤ پکا رہے ہیں۔ بعض صاحبان پورانی نظموں کو نقل کرکے اُن میں سے پیشینگوئیاں نکالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پر دیکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے اور اس لڑائی کا آخری انجام کیا گُل کھلاتا ہے؟ مسلمانوں نے تو اس کو ایک خاصہ مذہبی جنگ بنا دیا ہے یہاں تک کہ اس کا جوش ہمارے ملک کے تمام مسلمانوں کو بے چین کررہا ہے۔ اور رات دن ہمارے مسلمان بھائیوں کے دل اطالوی لوگوں کو کوسنے اور گالیاں دینے میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں اور عجیب قسم کی ضد اور تعصب کی آگ کا جوش نکالا جارہا ہے۔ جس سے فضول یاوہ گوئی کے سوا اور کچھ ہاتھ پلے پڑتا نظر نہیں آتا۔ جنگ کے آخر میں جو کچھ ہونا ہے وہ تو بہر نوع ہو جاویگا۔ لیکن اپنی طبیعت کو ناحق بگاڑنا کیا دانائی ہے؟ اسلامی اخبارات نے تو آجکل اطالوی قوم کی بدزبانیوں سے وہ گت بنائی ہے کہ توبہ ہی بھلی ہے۔ کیوں نہ ہو زمانہ آزادگی کا ہے۔ کون ایسے کاموں سے کسی کو روک سکتا ہے؟ جو جس کی مرضی ہو دور بیٹھے کسی کے حق میں بُرا بھلا کہتا رہے!

فیض آباد میں دو مسلمان ایک بیل کی آنکھیں نکالنے کے جرم میں دو دو سال قید سخت کے سزایاب ہوئے۔

اقتباس

فیصلہ

جب کیپرین کو شہید کرنے کے لئے لے جاتے تھے تو بادشاہ نے اُس کو آخری دفعہ کہا کہ صرف تم بُت کی قربانی پر تھوڑی سی خوشبو ڈال دو تو تم فوراً رہا کئے جاؤ گے اور اس بے عزتی کی موت سے بچو گے۔ مگر کیپرین نے جواب دیا کہ "میرا فیصلہ بے تبدیل ہے۔ میں خدا کا پرستار ہوں نہ کہ بُت کا"۔ جان ہس کو جب اُس کی گردن کاٹنے کا وقت تھا کہا گیا کہ اگر وہ مسیح کا انکار کرے تو وہ بچ جائے گا۔ مگر اُس نے انکار نہ کیا پر جواب دیا کہ "میں مرنے کو تیار ہوں"۔ ٹامس ہاکس نے بھی شہید ہونے کے وقت صاف کہا تھا کہ "اگر میرے ایک وجود بھی اس ایک کی طرح ہوتے تو میں ان سب کو بھی شہید کرانے کے لئے تیار رہتا۔ پر انکار ہرگز نہ کرتا"۔ سچ ہے مسیحی فیصلہ لغزش نہیں کھا سکتا۔ اس لئے خدا کے بہت بندوں نے شہادت کا درجہ حاصل کیا۔

این۔ سی۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول سبق شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ اور خریداران کے ۱۲ سے لیکر ۶ روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۱۳

ایک بڑے بھاری اخروٹ کے درخت کے نیچے دو دیہاتی لڑکے آنکلے اور اُنہوں نے اُس کے نیچے سے ایک اخروٹ پایا۔ ایک لڑکا کہنے لگا کہ "یہ اخروٹ میرا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کو پہلے دیکھا ہے"۔ دوسرا بولا کہ "نہیں یہ میرا ہے کیونکہ میں نے اس کو اٹھایا"۔ اور دونوں آپس میں لڑتے لڑتے اُلجھ گئے اور نوبت سخت لڑائی تک پہونچی۔ اتنے میں ایک اُن سے بڑا لڑکا وہاں آپہونچا اور کہنے لگا کہ میں تمہارا فیصلہ ابھی کر دیتا ہوں۔ اور وہ دونوں کے بیچ میں آگیا اور اُس نے فوراً اخروٹ کو لیکر توڑ ڈالا اور اس کے چھلکوں کو آدھا آدھا کر کے برابر حصے دونوں لڑکوں کو دیئے اور کہا کہ جس نے پہلے دیکھا تھا وہ آدھا چھلکا لے اور جس نے اٹھایا تھا وہ دوسرا آدھا لے۔ لیکن اُس کا گودا میرا حق ہے کیونکہ میں نے تمہارا فیصلہ کیا ہے اور یہ کہکر وہ کھانے لگا اور وہ لڑکے دیکھتے رہ گئے۔ یہ حال ٹھیک مقدمات میں پڑنے سے ہوتا ہے۔

مراسلات

تعلیم الواعظین

گزشتہ سے پیوستہ

اور چھوٹا جھنڈ جو نجات کے مشتاق اور نجات کے لینے کے قابل ہوں اُن میں بھی کمزوروں اور طاقت والوں کا فرق ہو اور یہ بات خاصکر خداوند کے دکھ کے بیان کو آجکل کے احوال کے ساتھ مشابہت کرنے سے ظاہر ہوگی۔ لیکن البتہ بعض باتیں ہیں کہ جن پہلے زمانے کے لوگ ہمارے ہمعصروں سے اچھے تھے۔ بعض وہ بھی تھے کہ جن میں وہ اُن کی نسبت بُرے تھے۔ اگر واعظ یہ جان لے کہ انسانی دل کا فطرتی حال ہزاروں برسوں میں وہی رہتا ہے اور اگرچہ گناہ کی صورتیں اور عادتیں بدلتی رہتی ہیں تاہم اُس کی اصلیت ایک ہی سی رہتی ہے۔ مگر پھر بھی فضل کے چال آجکل وہی ہیں۔ کیونکہ ایک ہی روح القدس ہو کر سب زمانوں میں انسانی دل کے اندر اپنا کام کرتا ہے۔ اور جب واعظ ان دونوں باتوں پر غور کرتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ خاصکر نئے عہدنامہ میں عام اور خاص قاعدوں کی کیسی عجیب موافقت ہے کہ اُس میں کیسی درستی سے وہ حد باندھی جاتی ہے کہ کہاں تک خاص قاعدہ ٹھہرنا چاہئے اور کہاں تک آزادی بخشنی چاہئے۔ (رومی ۱۴: ۱۔۶) اور اس کے سبب انجیل کسی اور دین سے مطابق نہیں ہے کہ دیگر مذاہب صرف فلاں زمان اور فلاں ملک کے لئے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ انجیل تمام زمانوں اور ساری دنیا کے واسطے ہے۔ اور اس میں اتنی آزادی ہے کہ ہر ایک اپنے فرائض کو پورا کر سکتا ہے۔ تس پر بھی وہ ایسا تنگ راستہ ہے کہ کسی کی زندگی میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جو دین سے تعلق

نہ رکھتی ہو۔ اثرتی ۲۰:۶

یازدہم۔ وعظ کا مادہ جو کلیسیا کی طرف سے مقرر ہوا ہے اوّل۔ پاک نوشتوں کی تفسیر دوم کلیسیا کے عقاید میں موافقت ہونی چاہئے۔ اگر مسیحی کلیسیا اس دنیا میں کامل ہوتی تو یہ بات ضرور نہ ہوتی۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہہ دونوں چیزیں باہم ایک ہی ہوتی ہیں۔ مگر کلیسیا کی تواریخ سے ہم کو معلوم ہوا ہو کہ اس دنیا میں ہر ایک وقت طرح طرح کے فرقے موجود ہیں۔ اور اُن میں ہر ایک سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدوں کے ثبوت کے لئے پاک نوشتوں کی سند دیتے ہیں۔ مثلاً امریکہ میں ایک فرقے نے یہ ٹھہرایا کہ سب کچھ سب کسی کا سا سمجھا ہو۔ یعنے عورتوں تک بھی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہم بائیبل کے موافق کرتے ہیں۔ الغرض یہ کافی نہیں کہ بائیبل کی تفسیر کیجائے اور یہ بھی کافی نہیں کہ سرگرمی سے بائیبل کو بالکل مان کر غلطی سے بچنا چاہئے۔ اس لئے واجب ہو کہ عقیدوں کو جو کلیسیا کے ہیں مدنظر رکھکر بائیبل سے نصیحت نکالی جائے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ صرف اُنہیں محاوروں سے جو کلیسیا کے عقیدوں میں موجود ہیں یا اُس کی کتابوں میں مندرج ہیں وعظ کرنا لازم ہو کیونکہ یہ عقیدے جو مقرر کئے گئے گویا تعلیم کے احاطہ کے واسطے مقرر ہوئے ہیں تاکہ کوئی صحیح تعلیم کی حد کے باہر نہ جائے۔ مگر اُن حدود کے اندر بموجب روح القدس کی ہدایت اور پاک نوشتوں کے طول و عرض کے درمیان اپنے گلّہ کو چرائے۔ اور جب ہم کلیسیا کے عقایہ کا بیان کرتے ہیں تو اُن سے خاصکر وہ عقیدے مراد ہیں جو کلیسیا جامع میں شروع سے چلے آتے ہیں جیسا کہ بزرگ ونسنٹی اُس فرماتے ہیں کہ یہ وہ عقیدے ہیں جو ہمیشہ و ہر جگہ اور سبھوں کے ہاں مانے جاتے تھے کہ وہ کلیسیا کے بڑے عقیدوں میں مندرج ہیں۔ یعنے رسولوں کا عقیدہ۔ نیکایاہ کا عقیدہ اور اتھناسی اس کا عقیدہ۔

باقی داشتہ

دُنیا کے مستانے

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن۔

اُٹھہ فرید سُتیا من دا دیوا بال خصم جنہاں دا جاگدا اُنہاں کی سوون نال

زمانہ عجیب آگیا ہے۔ جیوں جیوں علم و عقل کی روشنی ظاہری عالم میں اپنا جلوہ دکھاتی جاتی ہے تیوں تیوں اندرونی عالم میں اندھیر غضب ہوتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہہ ہوگی کہ انجیل کی روشنی میں گناہ کی تاریکی سخت معلوم ہونے لگ گئی ہو۔ آجکل تو چاروں طرف دنیا ہی دنیا کی پکار ہو۔ روپیہ روپیہ روپیہ گویا بغیر روپے کے نہ خدا کا کام ہو سکتا ہے نہ دنیا کا ظاہری انتظام۔ ایسا ہی معلوم بھی ہو رہا ہے۔ عنوان کا شعر ہم کو بتاتا ہے کہ بال بچوں کی محبت اُن کی پرورش خانگی تعلقات۔ روپیہ کا لین دین۔ زراعت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت۔ دنیا نہیں ہو۔ بلکہ خدا سے غافل ہونا دنیا ہے۔ روپیہ کی محبت دنیا ہے۔ شعاعِ نور کا جلوہ یوں ہو۔

تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

جو لوگ پیسے کے مرید ہیں۔ پیسے کو گرو سمجھتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہونا چاہئے کہ غریب کی نسبت تمہارے دوست آشنا یار باش زیادہ بہت ہیں۔ مگر درحقیقت وہ تمہارے نہیں ہیں۔ وہ تمہارے روپے کے ہیں۔ جب تک تمہارے پاس پیسہ ہے سب تمہارے ہیں۔ جب کیسی طرح جاتا رہا تو پھر

گھر کھیاں دے انگ ساک سارے
بھجے ننگیاں دا کوئی روا دار نہیں۔

اس طرح دین و دنیا دونوں سے گئے۔ لیکن اگر خدا کے ساتھ لو لگاؤ تب سب تمہارے ہونگے۔ جس دولت پر گھمنڈ کئے بیٹھے ہو جس دنیا کے مستانے ہو رہے ہو یہ تو فقط گذشتنی ہے دولت پیدا کرنے کے گن اور ہنر تمہارے پاس خوب ہیں۔ مگر حقیقتی گن نہیں ہیں۔ ان سے سوائے بربادی کے کچھ

نہیں۔ یہ تو ان تین گنوں کے گنی پوستی کے گن ہیں جن سے وہ غرق ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک پوستی نشہ میں دریا کے کنارے بیٹھا تھا۔ دریا پائے بوسی کر رہا تھا۔ بہاکر لے گیا پوستی دریا میں بہا جاتا تھا اور چلاتے جاتا تھا کہ کوئی مجھہ کو بچائے۔ میرے پاس تین گن ہیں جو دنیا کے کام آوینگے۔ دریا کے کنارے کہیں کوئی جاٹ گورو گوبند سنگھ کا چیلا ہل چلا رہا تھا اُس نے ترس کھاکر دریا میں کود پوستی کو نکال لیا۔ جب پوستی کو ذرا آرام آیا تو اُس سے پوچھا کہ اب بتا بھائی تیرے پاس کیا گن ہیں۔ پوستی نے جاٹ کی پھٹی ہوئی پگڑی دیکھکر کہا کہ پگڑی کیسی ہی پھٹی ہوئی ہووے میں ایسی عمدگی سے باندھتا ہوں کہ بالکل نئی معلوم ہووے۔ جاٹ کو اس گن پر غصہ تو بڑا آیا۔ چپ رہا۔ پوچھا کہ دوسرا کیا ہے۔ پوستی نے کہا کہ حقہ کیسا ہی بجھا ہوا ہووے میں سلگا لیتا ہوں۔ یہہ سنتے ہی جاٹ جلگیا۔ ایک تو گورو گوبند سنگھ کا چیلا۔ دوسرا لا النقل شمیرس والے کا شاگرد تاب نہ رہی۔ اُٹھا کر دریا میں دے مارا کہ ایسے گنوں کے بغیر دنیا غرق نہیں ہوگی۔ ان گنوں کا غرق ہونا بہتر ہے۔ کیا دنیا دار ایسے ہی گنوں پر بھروسہ رکھکر نہیں بیٹھے ہوئے ہو۔ ایسے لوگ فریب خوردہ اور فریب دہندہ ہیں۔ فریب خوردہ تو کسی قدر قابل رحم بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر فی زمانہ فریب دہندہ ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھہ دھوکا کرنے سے نہیں چوکتے۔ خدا کو مانتے ہیں تو مطلب کے لئے۔ پیر فقیر مانتے ہیں تو صرف دنیوی مقصد کے واسطے جب مطلب ہو چکا تو پھر کس کا خدا اور کس کے پیر فقیر۔

ایک شخص کا بیل کھو گیا اُس کی تلاش کو گھر سے نکلا راہ میں ایک اور آدمی اُس کے ساتھہ ہو لیا۔ چلتے چلتے کسی موقعہ پر ایک سفید سی قبر نظر آئی۔ بیل والا وہاں کھڑا ہو کر منت ماننے لگا کہ یا پیر اگر میرا بیل مل جاوے تو میں پانچ روپے کی شیرینی تیری نذر کرونگا۔ یہ کہکر آگے چلا۔ پھر ایک اور سفید سی قبر نظر آئی وہاں بھی پانچ روپے کی منت مانی۔ اسی طرح کوئی چار پانچ جگہ منت مانی۔ اُس کے ساتھی

نے کہا کہ پندرہ بیس روپیہ کا تیرا بیل ہوگا اور پچیس روپیہ روپیہ تونے منت مان لی ہے۔ یہ کیا سودا ہے۔ بیل والے نے کہا کہ بیل ایکدفعہ مجھے مل جائے تو میں ان پیروں فقیروں سے سمجھ لونگا۔ کیا ٹھیک یہی حال دنیاداروں کا نہیں۔ آہ کیسے مستانے ہو رہے ہیں!

ہندو مسلمان۔ چوہڑہ۔ چمار۔ گو بعض کنجر۔ سب کے سب مذہب کی ضرورت کو محسوس کرتے اور کوئی نہ کوئی مذہب لئے بیٹھے ہیں۔ مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ تحقیق نہیں کرتے کہ مذہب میں کچھ جان بھی ہے یا نہیں یا خالی خولی برائے نام مذہب رکھا ہوا ہے۔ اگر ذرا آنکھ کھولکر غور کریں تو جھٹ اُس آدمی کی طرح چیخنے اور رونے بیٹھ جائیں جس کو شادی میں کھانا دیا گیا اور تھالی میں صرف خشکہ ہی ڈالکر دیا گیا جس میں بوٹی کوئی نہ تھی۔ یہ حالت دیکھتے ہی چلانے لگ گیا گویا سانپ نے ڈس لیا ہے لوگ حیران ہوئے کہ اس کو کیا ہوا۔ چراغ لاکر اِدہر اُدہر اور تھالی میں دیکھا۔ مگر کچھ نظر نہ آیا۔ اُس کو کہنے لگے کہ تجھے کیا ہوا۔ تھالی میں تو کچھ بھی نہیں۔ اُس نے کہا کہ میں بھی اسی بات کو روتا ہوں کہ تھالی میں کچھ نہیں۔ ایسا ہی دنیا کے مستانوں کے مذاہب کا حال ہے کہ کفر و ایمان خداپرستی اور بت پرستی میں فرق نہیں کر سکتے ہیں۔ اُن کو خود معلوم نہیں کہ ہم کیا ہیں۔ ایک مسلمان صوفی کس نا امیدی کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے سنو وہ کیا کہتا ہے۔

چہ تدبیر اے مسلماناں کہ من خود را نمے دانم
نہ ترسا و یہودیم نہ گبرم نہ مسلمانم

ایک دوسرا ان سے بھی بڑھکر دُرافشانی کرتا ہے۔

تا ایمان کفر و کفر ایماں نشود
یک بندۂ حق مسلماں نشود
تا مدرسہ و مینارہ ویراں نشود
یک کار قلندری بساماں نشود

مختفی معنے اُن کے خواہ کچھ ہی لگائے جاویں۔ مگر عام لوگ ان سے کیا سمجھ سکتے ہیں شرع والے اُن کے کیا معنے لگاوینگے؟

ایسے فریب دہندہ پیروں فقیروں کی آس پر تکیہ لگاکر بیٹھے رہنا اپنی جانوں کو برباد کرنا۔ مگر دنیا کے مستانے کچھ نہ سمجھینگے۔

ایسے مرشد کیا فیض پہونچا سکتے ہیں جن کے اپنے ہی دین و ایمان کا پتہ نہیں۔ وہ دوسروں کو کیا دیندار بناوینگے۔ وقت پڑے پر ضرور ان سے دہوکا ملیگا۔ یہ کام نہ آوینگے۔

جے دولت ہتھ نہ آوے ملے امیرے
جے تُرت مُراد نہ پہچے ملیاں پیروے
جے سینہ صاف نہ ہووے ملے فقیرے
جے وارد نفع نہ دیوے وچہ سر پیروے
جے دوست کم نہ آوے ویلے بھیڑ وے
اوہ چنگے گست رڑہا میچ و نہ دے نیڑوے

ایسے دشمنوں پر جو مار آستین سے کم نہیں بھروسہ کرنا کونسی عقل ہے۔

برتواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہیست
پائے بوس سیل دریا افگند دیوار را

یہ دنیا کے مستانے نہیں سوچتے نہیں سمجھتے کہ دنیا نے آج تک کس کے ساتھ بھلائی کی ہے کس کو اُس نے پار اتارا ہو دہار ہی میں سب کا بیڑا غرق کردیا ہے۔ ساری دنیا بھی حاصل کرلی تو فائدہ۔ جیسے آفتاب صداقت کی کرن یوں درخشاں ہے۔

اگر آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے۔ اور اپنی جان کو برباد کرے تو اس کو کیا فائدہ۔ پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے؟

آج توبہ کا دن۔ توبہ کر اب بھی تو کہ در توبہ باز ہے۔ آج قبولیت کا دن ہے۔ آج نجات کا دن ہے۔ آج خدا کی آواز سنکر اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔ ورنہ پچھتاؤگے شراب کے مستانے کس طرح اپنے جسم و جانوں کو برباد کرتے ہیں۔ آخر پچھتاتے ہیں۔ مگر پھر پچھتائے کیا بنتا ہے۔ آج ہی دنیا سے منہ موڑو۔ آج وقت ہے۔

ص

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا۔
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا؟

راقم:۔ واعظ

ہندوستانی مسیحیوں کا شمار

کلیسیائی ترتیب سے

کل شمار ۳۸۷۶۰۰۰
رومن کیتھلک ۱۹۰۰۰۰۰
پروٹسٹنٹ ۱۶۰۰۰۰۰
سیرین ۳۰۰۰۰۰

شمار باعتبار قومیت

یورپین ۱۹۸۰۰۰ — دیسی مرد ۱۸۰۰۰۰۰
یوریشین ۱۱۰۰۰۰ — دیسی عورتیں ۱۷۰۰۰۰۰

ایک لاکھ ایسے مسیحی بھی مردم شماری میں درج ہوئے ہیں جنہوں نے اپنا کوئی فرقہ نہیں لکھایا۔ اپنے آپ کو صرف مسیحی بتایا ہے۔ ر۔ م۔ و

غور طلب:۔ خدا نے اُسے (یسوع مسیح کو) بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے۔

بائیبل کو ماننا اور اُس پر عمل کرنا

عزیزو۔ ہمارے فرائض جو کہ پاک کلام کے حق میں ہیں (جس کو ہم بائیبل کہتے) بہت ہیں جن میں سے ایک فرض جو کہ سب پر سبقت لے جاتا ہے یہ ہے کہ ہم پاک کلام کو مانیں اور اس پر عمل بھی کریں۔

چنانچہ کثرت ناظرین کی توجہ اس طرف مبذول کیا جاتا ہے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ہم کس طرح سے اس کو اپنے لئے منجملہ دیگر فرائض کے سمجھتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً زمانہ گذشتہ میں اپنے برگزیدہ نبیوں سے ہمکلام ہوا اور فرمایا کہ تم میرے اوامر ونواہی کو جن کی تشریح پاک کلام میں ہے عمل میں لاؤ۔ سو آپ یاد رکھئے کہ بائیبل ہی وہ خدا کا کلام ہے۔ جس میں اُس کے حکم درج ہیں۔ سو اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بیقین تمام اس کو تسلیم کریں۔ اور اُس کے مندرجہ احکام پر عامل ہوں۔ اس کے متعلق ہم یعقوب رسول کے خط عام کا پہلا باب اس کی ۲۱-۲۳ آیات کو پڑھیں۔ اس لئے نہایت ضروری بات ہے کہ ہم خدا کے کلام کی تعمیل کریں۔ آجکل بہت سے اشخاص ایسے پائے جاتے ہیں جو کہ اپنے آپ کو دیندار اور ایماندار تصور کرتے ہیں۔ لیکن جب پاک کلام کی مرقومہ باتوں ہی پر عمل نہ کیا تو وہ دینداری اور ایمانداری کہاں گئی؟ یا ہم یوں کہیں کہ اُس دینداری اور ایمانداری کا نتیجہ سوائے صفر کے کیا ہوگا۔ کیا ایسی دینداری اور ایمان اُس کے لئے موجب نجات ہو سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں ماسوا اس کے مورد لعنت ہونا اُس کے لئے لازمی امر ہے۔ اگر ہم خدا کے کلام کو بالائے طاق رکھکر اُس پر عمل نہ کریں تو آپ یاد رکھئے کہ ہماری دعا۔ خیرات اور روزہ محض بے سود متصور ہونگے۔ بعض آدمیوں کا گذشتہ و موجودہ زمانے میں یہ خیال رہا ہے کہ گو شرارت اور خباثت ہمارا شیوہ ہے۔ تاہم اس قابل نفرت حالت کے دوران میں خدا کی وہ پرستش کر سکتے ہیں جو اُس کی درگاہ میں مقبولیت کی خلعت حاصل کر سکتی ہو۔ اور گرچہ ہم اُس کے حکموں کی خلاف ورزی پر کاربند ہوں تو بھی ہماری نماز۔ روزہ اور خیرات اُس کو پسند آتی ہے۔ آپ یاد رکھئے کہ یہ صرف ہندوؤں اور مسلمانوں ہی کا خیال ہے۔ بلکہ کبھی کبھی نادان مسیحیوں میں بھی یہ خیال خام ہوتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اٹلی کے ملک میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا جنہوں نے غارتگری اور تاخت و تاراج اپنا پیشہ بنا رکھا تھا اُنہوں نے کسی خادم الدین کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا جو ان سے روپئے لیکر نماز پڑھایا کرتا تھا پھر لوئیس گیارہویں فرانس کے بادشاہ کا ذکر ہے کہ وہ بڑا ظلم کیا کرتا تھا لیکن دینی باتوں کا بھی بہت شائق اور دلدادہ تھا۔ خاص خاص اوقات میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ جو بظاہر اس ظاہرنمائی پہ دیندار مشہور تھا ہندوستان میں اب تک یہ معمولی بات ہے کہ ایسا آدمی جو خدا کے حکموں کو بالکل نہیں مانتا۔ اسلئے وہ اپنے آپ کو دیندار خیال کرتا ہے کہ وہ نماز وغیرہ ٹھیک ٹھیک بجا لاتا ہے چنانچہ اب تک محمدی لوگ اورنگزیب بادشاہ کو جس نے اپنے باپ اور بھائیوں پر نہایت ظلم کو روا رکھا۔ بڑا دیندار سمجھتے ہیں یہ اُن فریسیوں کا سا حال ہے۔ جنکا ذکر متی رسول کی انجیل ۲۳: ۲۳-۲۴ میں پایا جاتا ہے۔ یہ اُن کے لئے گویا لعنت کا کلمہ ہے جو کہ ہمارے خداوند یسوع نے فرمایا۔ جہاں خدا کا کلام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا وہاں اکثر دھوکا کھاتے ہیں اور نوشتوں کو بخوبی نہ جانکر غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ غلطی اصل میں ایک دنیاوی خیال ہے۔ دنیا کے کاروبار میں یہ خیال تو ٹھیک آتا ہے۔ مثلاً مالک کا حق کیا ہے؟ مالک کا حق یہ ہے کہ نوکر رات دن مالک کا حکم مانے ایسا وقت بھی ہے جو نوکر کا حق ہے جس میں وہ روٹی کھاتا۔ سوتا اور شغل کا کام کرتا ہے۔ جو وقت مقرر ہے خواہ آٹھ گھنٹے ہوں خواہ دس گھنٹے یا جتنا وقت ہے۔ اس عرصے تک نوکر مالک کا کام کرتا ہے۔ باقی آئندہ

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن سہارنپور سمینری

۲۹ فروری ۱۹۱۲ء

مسیحی یگانگت

اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔ افسی ۴: ۳

یگانگت ایک بہت ہی پیارا اور شیریں لفظ ہے۔ خدا جو ہمارا آسمانی باپ ہے۔ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس کی بڑی خواہش ہے کہ اُس کے فرزندوں میں پوری پوری یگانگت ہووے کیونکہ یہ ہماری روحانی زندگی کو تقویت پہونچانیوالی بات ہے۔

اس مضمون کے متعلق جب ہم دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو صاف معلوم ہوتا ہے کہ چند اشیا کے ایک ساتھ مل جانے سے بہت عمدہ اور مضبوط چیزیں تیار ہو جاتی ہیں۔ مثلاً جب معمار بہت سی اینٹوں کو ترتیب وار ایک دوسرے سے جوڑ دیتے ہیں تو ان اینٹوں کے ایسے میل سے ایک بہت عمدہ عمارت بنجاتی ہے۔ عمارت کا وجود اینٹوں کے ملنے پر موقوف ہے۔ اگر وے اینٹیں یوں ایک دوسرے سے جوڑی نہ جائیں تو ہرگز عمارت وجود میں نہیں آسکتی۔ ایک اینٹ یا الگ الگ بہتیری اینٹیں عمارت کا کام دے نہیں سکتیں۔ اور پھر جب بہت سے سوت لگاتار ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جاتے ہیں تو ان سے کپڑے کا وجود پیدا ہوتا ہے۔ ایک سوت کپڑا نہیں کہلاتا اور پھر بکھیرے سوت یا دیگر اشیا کے بہت سے ریشے جب ایک دوسرے کے ساتھ ملا کے بٹے جاتے ہیں تو ان کے ایسے اتحاد سے مضبوط رسی کا وجود بنتا ہے۔ غرض صدہا قسم کی مثالیں اس خلقت میں موجود ہیں جو اس پر روشنی ڈالنے والی ہیں۔ اسی طرح دوستو ہم جو مسیحی ہیں اگر ایک دوسرے کے ساتھ روح کی یگانگی میں

ملجائیں تو مثل اینٹوں کے مل کے ہم اپنے مالک کے لئے ایک بہت عمدہ روحانی عمارت بن سکتے ہیں۔ چنانچہ افسی ۲: ۲۲ میں لکھا ہے کہ "اور تم بھی اُس میں باہم تعمیر کئے جاتے ہو تاکہ روح میں خدا کا مسکن ہو"۔ پھر ۱ پطرس ۲: ۵ "تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو"۔ پس ہر ایک مسیحی کلیسیا اس روحانی گھر میں ایک اینٹ کی طرح ہے یہ عمارت جس کے سامنے ہم لوگ اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ اس کی سب اینٹیں اس میدان میں رکھی ہوئی تھیں اور نزدیک نزدیک بھی رکھی ہوئی تھیں۔ مگر تو بھی عمارت کا کام نہیں دے سکتی تھیں جب تک کہ وہ چونا یا گارے کے وسیلے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑی نہ گئیں۔ اور جب یوں کیا گیا تو یہ خوشنما اور پختہ عمارت وجود میں آئی۔ سو اسی طرح عزیزو اگر ہم بھی مثل اینٹوں کے اس دنیا میں ایک ہی کلیسیا یا ایک ہی مدرسہ میں مدت تک رہیں اور ایک دوسرے کے نزدیک رہیں یہاں تک کہ ایک ہی کمرے میں ہوں لیکن اگر ہمارے دل روح القدس کے وسیلے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے نہ جائیں تو ہماری کلیسیا یا انجمن کسی مفید اور بھاری نتیجے کو پہونچ نہیں سکتی۔ بلکہ ہماری تمام زندگی بیکار ہوگی مگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں جو دوسروں سے بہت فاصلے پر رہتا ہوں کس طرح اس یگانگت میں شریک ہو سکتا ہوں یا تمام مسیحی کیسے ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں تو ذرا اپنے خیال کو تار کے سلسلے کی طرف دوڑائیے اُس کے کھمبے کس طرح ایک دوسرے سے فاصلے پر ہیں۔ پر تو بھی وے سب ایک ہی مقصد کے لئے اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہیں اور اُس تار کے قائم رکھنے میں مدد دے رہے ہیں۔ کیا وے سب کھمبے مل کر ایک ہی خدمت کو انجام نہیں دے رہے ہیں۔ اسی طرح ہم سب بھی اپنی اپنی جگہ پر قائم ہو کر اور روح کے تار سے جڑ کر مسیح کے لئے عمدہ اور بڑی خدمت کر سکتے ہیں ٭

باقی داشتہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

بیوی:- اس لئے کہ ان کو یہ سکھایا گیا ہے کہ کم و بیش ہم سے گناہ ضرور ہوگا۔ گناہ وہی ہے جو اس چین کو بگاڑتا ہے۔ جب تک کوئی آدمی مسیحی ہے وہ خدا کی سلامتی میں قائم رہیگا۔ مسیحی ہونے سے راستباز ہونا مراد ہے اور راستبازی اور صلح نے ایک دوسرے کو چوما ہے۔ وے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتیں اگر تمہارے دل میں صلح نہیں ہے تو تم مسیحی نہیں ہو۔ جب کوئی مسیحی ہوتا ہے وہ خدا کی بادشاہت میں شریک ہو جاتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ مسیح نے کیا کہا ہے؟

میاں:- اُس نے فرمایا کہ "جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا"۔ اور البتہ ہم جانتے ہیں کہ جسے نئی پیدائش حاصل ہوئی وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو گیا ہے۔

بیوی:- کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت کسے کہتے ہیں؟

میاں:- نہیں مجھ کو معلوم نہیں۔ میں نے پادریوں سے اس کا بیان تو سنا ہے لیکن اس وقت یاد نہیں۔

بیوی:- بائبل کھول کر رومیوں کا ۱۴ باب نکالیں اور فقرہ ۱۷ آیت پڑھیں۔

میاں:- "کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں۔ بلکہ راستبازی صلح اور روح میں خوشوقتی ہے"۔

بیوی:- یہ صلح اور خوشوقتی ہے اور راستبازی بھی۔ اگر آپ صلح اور خوشوقتی کو محسوس نہیں کرتے تو البتہ آپ اپنی راستبازی کھو بیٹھے ہیں۔ لیکن مسیحی ہونے کا اقرار کرنے کے بعد ایک بڑا عنصر باقی رہ جاتا ہے۔ جو پاکیزگی کے ذریعے سے نکالا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دوسرا کام ہے جس کی بابت میں آپ سے کل گفتگو کرنا چاہتی ہوں لیکن اب تو مجھے نیند آرہی ہے۔ اچھا گڈ نائٹ۔

باقی آئندہ۔

اورنگ آباد دکن کے پہلے ہندوستانی پاسٹر کا تقرر

موقعہ مجھے مجبور کر رہا ہے کہ اورنگ آباد دکن کی مسیحی کلیسیا کے متعلق کچھ حالات ہدیہ ناظرین کروں تخمیناً پچاس ۵۰ برس کا عرصہ ہوا کہ یہاں مسیحی مذہب کی بنیاد ڈالی گئی پہلے پہل بشارت کا کام مرہٹوں میں ہوتا رہا اور گذشتہ صدی کے اختتام تک سب کام ان ہی لوگوں میں ہوا کیا۔ اس عرصہ میں اورنگ آباد اور اس کے قرب و جوار کے دیہات کے مسیحیوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ ۱۹ ویں صدی تک اس اطراف کے اُردو دان اشخاص کے لئے بشارت کا کام رُکا ہوا تھا۔ مگر خدا نے ایک نوجوان پادری ایچ۔ جے۔ اسمتھ صاحب کو اپنی پاک انجیل کی بشارت کے لئے سنہ ۱۹۰۳ء میں بمبئی سے اورنگ آباد بلایا۔ صاحب موصوف حتی الوسع بڑی عرقریزی اور جانفشانی سے خدمت کرتے رہے جس کا انجام بتدریج نمایاں ترقی کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آٹھ نو برس کے عرصہ میں خدا کے فضل و کرم سے یہاں ہندوستانی کلیسیا قائم ہو گئی۔ اور گرجا بھی تعمیر ہو گیا۔ باایں ہمہ خدا نے خاص موقعہ عنایت کیا کہ اورنگ آباد میں ایک ہندوستانی پاسٹر مقرر کیا گیا۔ [illegible] عالم سے آج تک اس علاقہ بمبئی میں جس قدر پادری چرچ آف انگلینڈ کے ہوئے اُن کا تقرر مدراس یا بمبئی میں ہوا تاہم آج تک کوئی ہندوستانی (اُردو بولنے والا) پاسٹر نہیں ہوا اورنگ آباد کے چرچ میں یہ پہلا آرڈی نیشن ہے جو مسٹر جوزف بہاری لعل صاحب نے حاصل کیا۔ جس کے لئے وہ منتخب کئے گئے۔ انہوں نے الہ آباد سینٹ پالس ڈوینٹی کالج میں جائز تعلیم حاصل کی اور خدا نے اُن کو کامیاب کیا چنانچہ ۳ مارچ کو کرائسٹس چرچ Christs Church میں بوقت ۹ بجے صبح بمبئی کے بشپ صاحب بہادر نے معہ اپنے چند ماتحت پادریوں کے اُن کو آرڈین کیا اس

وقت لوگوں کا اژدہام اس قدر تھا کہ گرجے میں ۵۰۰ سے زیادہ اشخاص کھچا کھچ بھرے تھے اور بہت سے جگہ نہ پانے کی وجہ سے گرجے کے باہر کھڑے تھے۔ یہ دن اورنگ آباد کی کلیسیاؤں کے لئے بڑی برکت اور خوشی کا دن تھا۔

اب ناظرین سے التماس ہے کہ ہمارے پاسٹر کے لئے دعا کریں کہ خدا انہیں اس عملی خدمت کی انجام دہی کی لیاقت عنایت کرے جس سے اُس کی کلیسیا کی بہتری ہو اور اُس کا نام جلال پاوے۔

خاکسار ثنا لعل عزیز از اورنگ آباد دکن۔

مصیبت کا ایک گھنٹہ

ہر ایک انسان جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے خوشی اور رنج کے اثرات سے مانوس ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا خواہ کوئی بادشاہ ہو یا گدا فقیر ہر ایک کی زندگی کے لمحے خوشی اور مصیبت کے وقفوں میں سے گزرتے اور بنتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ خوشی کا وقت آرام اور استراحت سے گزر جاتا ہے۔ حتیٰ کہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خوشی کا وقت کب آیا اور کب گزر گیا۔ لیکن مصیبت کا وقت بلکہ اُس کا ایک وقفہ انسان کو آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے۔ اور اس کا گزرنا انسان کو ایک پہاڑ نظر آتا ہے۔ ایک شاعر نے خوشی اور مصیبت کے مرقع کو جن الفاظوں میں دکھلایا ہے اُس کا بیان کرنا تحریر قلم سے بعید ہے چنانچہ وہ کہتا ہے ؎

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے؟

ایک مصور مصیبت کی تصویر کو اس طرح کھینچتا ہے کہ ایک شخص کسی سوکھے ہوئے درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا ہے سورج کی گرمی سے اُس کا رنگ جھلس رہا ہے۔ اس کے چاروں طرف کوئی انسان یا خوشگوار موسم کے پھول نظر نہیں آتے وہ کبھی کبھی اپنی گردن کو اُٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھ لیتا ہے۔ مگر کسی کو اپنا شریک حال نہیں جانتا۔ وہ دنیا میں تنہا ہے۔ اور اُس کی امیدیں خاک میں مل رہی ہیں۔ آہ مصیبت کا وقت کیسا ہولناک وقت ہے۔ اس کا ایک گھنٹہ دنیوی زندگی کو تلخ کر دیتا ہے۔ مگر کیا کبھی آپ لوگوں نے اس بات پر بھی سوچا ہے کہ مصیبت کے عارضی گھنٹے کے بعد ایک مصیبت کا دائمی زمانہ بھی ہے آہ!! ان لوگوں کے لئے جو گناہ کی دلدل میں پھنس کر اپنی روحوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ وہ دنیا کی عارضی خوشیوں میں مگن ہیں۔ وہ مصیبت کے ایک گھنٹے کو جو مصیبت کے ایک دائمی زمانے کا پیش خیمہ ہے تلخی سے کاٹ دیتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ مصیبت کا وہ دائمی زمانہ کس طرح کٹیگا لیکن ایک عقلمند آدمی اس بات پر غور کرتا ہے اور وہ امن کے شاہزادے کو پانا چاہتا ہے جس کے وسیلے دائمی خوشی اُس کو میسر ہوتی ہے۔ عزیزو وہ امن کا شاہزادہ خداوند یسوع مسیح ہے جس نے مصیبت کے ایک عارضی گھنٹے کو باپ یعنی خداوند کی رضامندی پر قربان کر دیا۔ کیا آپ لوگ بھی مسیح میں ہو کر ایسا کرنے کیلئے تیار ہیں؟ آؤ ہم مصیبتوں دکھوں اور آزمائشوں کے تنگ وقتوں کو اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی مرضی پر قربان کر دیں۔ پھر مصیبت کا ایک گھنٹہ ہمارے لئے خوشی کا لامبدل زمانہ ہوگا۔

از خیالات تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ۔

جنگ اٹلی و ٹرکی۔ جنگ برابر جاری ہے تازہ خبر ہے کہ ۱۱ مارچ کو مقام تبروک میں اٹلی اور ترکوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی ترکوں نے ایک نئے زیر تعمیر قلعہ پر حملہ کیا۔ مگر اٹلی والوں نے ان کو پسپا کر دیا۔ اٹلی کے ۱۳ مقتول اور ۳۰ مجروح ہوئے اور ترکوں کا بہت نقصان ہوا بعد کی خبر ہے کہ مقام نبغازی میں بھی سخت معرکہ ہوا اٹلی والوں نے ترکوں کو یہاں بڑی شکست دی۔ اٹلی کے ۷۰ مقتول اور ۶۲ مجروح ہوئے۔ اور ترک و عرب ایک ہزار سے زیادہ مارے گئے +

شعر و سخن

انقلاب زمانہ

جہاں تک ہم نے نقشہ عالم اسباب دیکھا ہے
سمجھتے ہیں یہی بس اک کہن خواب دیکھا ہے۔

ابھی اک شخص خنداں صورت مہتاب دیکھا ہے
اُسی کو تھوڑے عرصہ بعد جوں سیماب دیکھا ہے

غریبوں کو کبھی دیکھا ہے دم بھر میں غنی ہوتے
غنی کو پھر حیاتی کے لئے بیتاب دیکھا ہے۔

زمانہ تھا کہ جس کو دیکھا تھا اک پہلوان نامی
مریض ہو کر وہ اب بچوں سے بھی کمتاب دیکھا ہے

جو تھی قوت اور گہرائی بھی ہاتھی کے ڈبونے کی
وہی دریا صبح کو ہم نے خود پایاب دیکھا ہے۔

تھے اک گھر میں اٹھارہ ور سارے خرم و شاداں
وہی گھر زلزلہ سے خاک میں غرقاب دیکھا ہے

کبھی دو دن میں نالابوں کو دیکھا خشک ہو جاتے
کبھی سو میل ریگستان میں آب ہی آب دیکھا ہے۔

جہاں اک وقت ہاسوں تھا وہاں اب بجر جلتا ہے
جو جگہ آتش فشاں تھی اب وہاں تالاب دیکھا ہے

جہاں بستی تھی وہاں پر آج ویرانہ ہے زور دوں کا
جو جنگل تھا وہاں پر شاہی در پر تاب دیکھا ہے۔

جو اک دن بادہ نخوت پیئے سب سے اکڑتا تھا
وہی بھنگی تک کرتا پھرے آداب دیکھا ہے

کھلا تھا باغ پھولوں سے مہک تھی چار سو اس کی
اسی گلشن کا اُجڑا ہم نے اک اک باب دیکھا ہے۔

غرض ہمدم بیاں کیا کیا ہو اس دنیا کی نیرنگی
تھا گڑا جو خراب و خشک پھر شاداب دیکھا ہے

محمد افضل ہمدم از لودیانہ۔

مضامین

شیشۂ دل

شیشہ ہے۔ ذرا احتیاط سے

میری بغل سے شیشۂ دل تم نکال کے
لے تو چلے ہو پر ذرا رکھنا سنبھال کے

ایک دن ریلوے سٹیشن پر جانے کا اتفاق ہوا۔ گاڑی آنے میں چند منٹ ہی باقی تھے کہ گھنٹی ہوگئی اور سگنل ڈون کیا گیا۔ سامنے لائن پر کالا کلوٹا انجن خوفناک دیو کی طرح بھک بھک کرتا اور دھوئیں اُڑاتا ہوا دکھائی دیا۔ مسافر گٹھری بقچے سنبھال پلیٹ فارم پر پٹری کے نزدیک آگئے کہ آناً فاناً میں ہی ایک زن زن آیا اور ٹرین پلیٹ فارم کے ساتھ ساتھ آکھڑی ہوئی۔ جد وجہد کا عجیب نظارہ تھا۔ منزل مقصود پر پہونچے ہوئے مسافر نیچے اُترنے کی کوشش میں تھے۔ اور پلیٹ فارم کے مسافر بریئے بندھنے بغل میں دبائے گاڑی میں بیٹھنے کے لئے جد وجہد کر رہے تھے۔ قلی بڑی ہوشیاری اور پھرتی کے ساتھ کچھ سامان ریک میں رکھ رہے تھے۔ اور کچھ بکس اور پارسل گاڑی میں سے دھڑا دھڑ پھینک رہے تھے۔ جونہی ایک قلی نے ایک لکڑی کے بکس کو ہاتھ ڈالا اور حسب عادت وہ اس کو وہ ڈھیلے کی طرح زمین پر پھینکنے لگا کہ گارڈ نے فی الفور ہاتھ بڑھا کر اُس کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور کہا شیشہ ہے ذرا احتیاط سے۔ اس فقرے نے جاہل قلی کو چوکنا کر دیا اور اُس نے بڑی احتیاط سے اس بکس کو اُٹھا کر نیچے زمین پر رکھا۔

باقی دارد

انتخاب الاخبار

چین میں کشت وخون کی گرم بازاری۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے کی ضرب المثل چین پر خوب صادق آئی ہے

چین میں جمہوری سلطنت قائم ہوئے ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا کہ وہاں کشت وخون کا بازار گرم ہوگیا ہے۔ چین کے پریزیڈنٹ یوان شیکائی کے کئی سو سپاہیوں نے اس عذر میں کہ انہوں نے کئی ماہ سے تنخواہیں پائی ۲۹ فروری کو پیکن میں بلوہ کر دیا۔ لوگوں کو لوٹنا شروع کیا کئی مکانات کو آگ لگا دی اور انہیں تباہ کر دیا باغی سپاہیوں کے ساتھ قلی اور آوارہ لوگ بھی شامل ہوگئے اور بلوائیوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ جن دوکانداروں نے مال و اسباب حوالہ کرنے سے انکار کیا۔ انہیں نشانہ بندوق بنایا۔ بہت سے غیر ملکیوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ یکم مارچ کو تمام دن لوٹ اور لڑائی کا بازار گرم رہا بہت سے لوٹنے والوں کو قتل کر دیا۔ اس وقت تک تین ملین (۳۰ لاکھ) پونڈ کا نقصان بتایا جاتا ہے۔ شاہ پسند جماعت کی گلیوں اور بازاروں میں حفاظت کی غرض سے چکر لگا رہے ہیں۔ ۲ مارچ کو یوآن شیکائی نے ممالک غیر کے باشندوں کے نام ایک گشتی مراسلت بھیجی جس میں غیر متوقع فساد کے متعلق افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ یوان شیکائی نے لکھا ہے کہ وہ آئیندہ اس بات کا پورا خیال رکھیگا۔ بعد کی خبر ہے کہ شہر کے مغربی حصے میں صبح کے وقت فساد کی آگ بھڑک اُٹھی تمام بازاروں میں خانہ جنگی شروع ہوئی اور بہت سے مقامات میں آگ لگ گئی۔ پیکن کے باغیوں کے ساتھ سپاہی بھی شامل ہوگئے اور انہوں نے پاؤٹنگفو کو لوٹ لیا دوسرے لوگوں نے بھی ننگشائی اور ننگفو میں لوٹ مچائی۔ (ریکاش)

گزشتہ اتوار کو علی الصبح اسٹرینڈ روڈ کلکتہ میں ایک ۱۱-۱۲ فیٹ لمبا خوفناک اژدہا پایا گیا۔ اُس نے ایک دیسی کتے کو گردن سے پکڑ کر کھانا شروع کر دیا کہ اتنے میں دو چار آدمی آنکلے اور بندوق سے اُسے مار ڈالا۔

اتحاد کی تحریک ہے یا دل لگی

برادران وطن ایک طرف ہندووں سے اتفاق اور اتحاد کے راگ الاپ رہے ہیں۔ دوسری طرف جیلی علیحدگی اور فوقیت پر زور دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر بخوبی تسلیم کیا جا چکا اور پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی موجودہ کشیدگی علیحدگی کھینچ تان یا عداوت کا باعث صرف برادران وطن کی علیحدگی کی پالیسی اور قومیت کا مطالبہ ہے۔ پھر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ برادران وطنی مرضی کے سبب پورے زور سے مخالفت کرتے ہوئے مرضی کی توقع رکھنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ اور ان حالات میں یہ کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے کہ برادران وطن عملی طور پر بھی اتحاد کے لئے آمادہ اور کوشاں ہیں؟ (ہمدم)

اٹلی اور ٹرکی میں صلح کی کوشش

روس نے اٹلی اور ٹرکی کے درمیان صلح کرانے کی تازہ تجاویز پیش کی ہیں وہ اٹلی سے پوچھنا چاہتا ہے کہ طرابلس میں فی الحال شاہی اقتدار کی بنیاد پر کن شرائط سے صلح ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد پانچوں بڑی بڑی سلطنتیں ٹرکی سے صلح کرنے کی درخواست کرینگی۔ مگر قسطنطنیہ میں روس کی تجاویز پر بہت تھوڑے آدمیوں کو اعتبار ہے کیونکہ الحاق طرابلس کے مسودہ کی منظوری پارلیمنٹ سے صلح کے راستہ میں ایک ہولناک ٹھوکر حائل ہوگئی ہے۔

دہلی میں انگریزی میں روزانہ اخبار

یہ خبر اخبارات میں گشت کر رہی ہے کہ لاہور کے ایک کارخانہ کے سوسہ برادران نے دہلی میں ایک بڑا مطبع قائم کرنے اور اعلیٰ درجہ کا روزانہ اخبار انگریزی میں نکالنے کا ارادہ کیا ہے جس کے لئے تجربہ کار اڈیٹر اور منیجر ولایت سے بلائے جائینگے۔ سرمایہ چار لاکھ ہوگا۔ دہلی میں روزانہ اخبار کی ضرورت تو ہے۔ یہ ضرورت کب پوری ہوگی وقت اس کا جواب دے گا۔

عالمگیر اخبار نویسی

تمام دنیا میں سب سے زیادہ اخبارات امریکہ میں نکلتے ہیں جنکی مجموعی تعداد ۲۴۲۱۴ ہے۔ ۲۵۰۰ روزانہ اخبار نکلتے ہیں جن میں ۷۰۰ جرمنی زبان اور ۴۰ فرنچ زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ جرمنی میں تمام یورپ کی نسبت زیادہ اخبار نکلتے ہیں جن کی تعداد ۱۱۰۰۰ بتائی جاتی ہے جنمیں سے ۱۵۰۰ روزانہ اخبار ہیں۔ اس کے بعد فرانس اور آسٹریا میں ۵۷۰۰ اور برطانیہ اعظم میں روزانہ اخبارو کی تعداد ۲۳ ہے جس کے بعد بلجیم سپین ہے اور روس کا نمبر ہے جہاں ۷۰۰۰ کے قریب اخبار نکلتے ہیں۔ آسٹریلیا میں ۱۰۰۰ اور ہندوستان میں ۱۸۰۰ اخبار شایع ہوتے ہیں۔ تمام ایشیا میں جاپان کا نمبر اول ہے۔ جہاں مجموعی طور پر ۲۰۰۰ اخبارات نکلتے ہیں اور روزانہ کی تعداد ۴۰ کے قریب ہے اس حساب سے تمام دنیا میں اخبار نویسی کے اندر امریکہ کا اول اور ہندوستان کا آخری نمبر ہے۔ جاپان ایشیا میں اول درجہ رکھتا ہے۔　(پیسہ اخبار)

جنگ کا خرچ

(روم ۱۲ مارچ) اطالین وارکلاد نے اس مسودہ کی تمام دفعات پاس کردی ہیں جو طرابلس کی معرکہ آرائی کے لئے ۸۲ لاکھ پونڈ کے خرچ کی منظوری دیتا ہے۔

دردانیال کی حفاظت

(لندن ۱۲ مارچ) ترکی نے دردانیال میں سرنگیں بچھانی شروع کردی ہیں۔ اب جو جہاز قسطنطنیہ آئینگے ان کو راستہ دکھانیوالی کشتیاں سرنگوں سے بچا کر لیجائینگی۔

طبروق میں لڑائی

(روم ۱۳ مارچ) مقام طبروق میں ۱۱ ماہ رواں کو ایک سخت لڑائی ہوئی۔ کیونکہ ترکوں نے ایک نئے قلعہ پر جو زیر تعمیر تھا۔ حملہ کیا۔ تین اطالوی پلٹنیں مقابلہ میں مشغول رہیں اور انہوں نے کوہی توپ خانہ سے مدد پاکر دشمن کو سنگینوں کے وار سے پیچھے ہٹا دیا۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اطالویں کا ۱۳ مقتولین اور ۴۳ مجروحین کا نقصان ہوا اور دشمن کا نقصان بھاری تھا۔

بنغازی میں معرکہ

(دیعہ کی خبر) بنغازی میں بہت شدید معرکہ ہوا جہاں اطالیوں نے خوجانی کے شمال مشرق میں دو نخلستانوں پر حملہ کیا۔ انہوں نے ترکوں کو مار ہٹا دیا اور سنگینیں چڑھاکر اُن کا تعاقب کیا اطالیوں نے ۲۹ مقتولین اور ۴۲ مجروحین کا نقصان اُٹھایا۔ اور ترک و عرب کے ایک ہزار سے زیادہ مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

ایجین ہاموں ہی

(روم ۱۴ مارچ) غیر سرکاری طور پر اس سے انکار کیا جاتا ہے کہ اطالین جنگی جہازات اس وقت بحیرہ ایجین میں موجود ہیں۔

شاہ اٹلی نے جنگ اٹلی و ترکی کے متعلق صلح کی شرائط دول یورپ کو لکھدی ہیں۔ دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

رسید زر

مس مسلم تقایا ۱۹۱۱ء عہ پادری ڈگل صاحب ۶ کاپی سعہ تقایا ۱۹۱۱ء عہ مسٹر جے جی من ۱۹۱۲ء عہ پادری ایس آئی مسیح ۱۹۱۲ء عہ سردار ایشر سنگھ ۱۹۱۲ء معہ تقایا سے پادری این ٹریسا کے واسطے شیخ محی الدین ۱۹۱۲ء عہ بابو حسو ۱۹۱۲ء عہ بابو یوحنا ۱۹۱۲ء عہ مسٹر آر ملکم رائے ۱۹۱۲ء عہ مسٹر بی سموئیل ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر راما بائی ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر عابد مسیح ۱۹۱۲ء عہ ڈاکٹر ایم جیمس ۱۹۱۲ء عہ رانی صاحبہ ۱۹۱۲ء عہ سپرنٹنڈنٹ آر۔ پی مشن ۱۹۱۲ء عہ پادری ڈبلیو میکلین ۱۹۱۲ء عہ پادری جے ٹیکیٹ ۱۹۱۲ء عہ اے۔ ای۔ ٹی برف سکوائر ۱۹۱۲ء عہ مس ایف۔ اے سیویج ۱۹۱۲ء عہ مسٹر بی سموئیل ۱۹۱۲ء عہ پادری قاسم علی واسطے مسٹر نیل ۱۹۱۲ء عہ مسٹر پریم سیح ۱۹۱۲ء عہ مس جے شیفرڈ ۳ ماہ ۱۰ر پادری محمد حسین ۱۹۱۲ء عہ مسٹر اے آر سالومن ۱۹۱۲ء عہ بابو تلسی رام

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴/ ۔ اُردو ۸/ اور ۱۲/ +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو عہ ۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدائیت تیمار داراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت صہ +

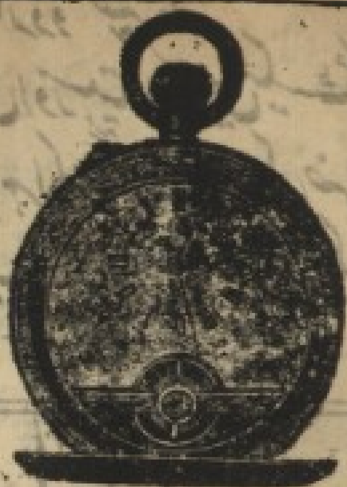
خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴/ ، ۸/ و ۱۲/ رومن ۸/

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور سارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر کو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پُرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پر خیاط واچ قیمت ے
میٹل سوچ واچ قیمت للعہ گارنٹی ۳ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پرواز واچ قیمت ے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت سعہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت سعہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۳۰ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ہے سے لیکر ۳۰ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور بیٹھک کلاک صہ سے لیکر ۱۰۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ :- چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۹۸ عبدالرحمان اسٹریٹ۔ بمبئی۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی اور حسب معمول نہائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ہی بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بہادر ہوجاتا ہی۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کردیتا ہی۔ درد ریاح جیسے نس چک ٹیک رگوں میں لہر ہیں۔ کن کنی سے جو لہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نسست سر میں ہو۔ دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص وعام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

اشتہار
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گئوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیورویدک ڈاکٹروں کا ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلوؤں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا تالو نہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۱ر +

ملنے کا پتہ :- گئوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی